REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۲۱ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۱۱/۴۶ ۲۰ وفا ۱۳۳۶ ہش ۲۰ جولائی ۱۹۵۷ء نمبر ۱۷۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جولائی۔ محترمہ بیگم صاحبہ نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب رتن باغ لاہور سے مطلع فرماتی ہیں کہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کھانسی کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن ضعف بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تا حال علیل ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ (اہلیہ محترمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ درد اور ٹانگ میں بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف میں کمی نہیں آئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

غیر جانبداری کا دعویٰ کرنیوالے ممالک کمیونزم کے فروغ کا باعث بن رہے ہیں

ایشیائی عوام فطرتاً کمیونزم کے خلاف ہیں۔ امریکہ میں جناب حسین شہید سہروردی کا بیان

واشنگٹن ۱۹ جولائی پاکستان کے وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ غیر جانبداری کا دعویٰ کرنے والے ممالک دراصل کمیونزم کی اشاعت کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ — کل آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ایشیا کے عوام فطرتاً کمیونزم کے خلاف ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ معاشی بدحالی اور ناساعد حالات کے باوجود ایشیا کمیونزم کو قبول نہیں کرے گا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ موجودہ حالات میں غیر جانبداری کی پالیسی کمیونزم کے فروغ کا باعث بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایشیا کے جو ممالک بظاہر غیر جانبداری کا دعوےٰ کر رہے ہیں وہ عملاً کمیونزم کی اشاعت میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جو ممالک ایشیا کی معقول امداد کر رہے ہیں۔ ایشیائی باشندے یقیناً ان سے گہرے طور پر متاثر ہو رہے ہیں۔ وہ اس مدد سے اپنی معاشی حالت کو درست کرتے ہیں۔ اور اس طرح کمیونزم کے سیلاب کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حکومت اسرائیل مناسب وقت پر نہر سویز سے اپنے جہاز گزارے گی

(وزیر اعظم اسرائیل)

تل ابیب ۱۹ جولائی۔ حکومت اسرائیل کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ میری حکومت جب مناسب سمجھے گی۔ نہر سویز سے اپنے جہاز گزارے گی۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر عرب ممالک کو حکومت اسرائیل کا یہ حق تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ اس نہر سے اپنے جہاز گزار سکتی ہے۔

آپ نے کہا اسرائیل ہر وقت مصر یا کسی اور عرب ملک سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ فلسطین کے مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا حکومت اسرائیل ان کی آبادکاری کے سلسلہ میں تعاون کرنے کو تیار ہے۔ ویسے عرب ممالک میں ان کی آبادکاری کے لئے کافی جگہ موجود ہے۔ وہ اگر چاہیں۔ تو اس مسئلہ کو بخوبی حل کر سکتے ہیں۔

— راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ جناب سہروردی نے کشمیر کے سوال پر دنیا کی حمایت حاصل کرنے کی جو کامیاب کوشش کی ہے ساری قوم کو اسکے لئے ان کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

نومبر تک دو کروڑ روپیہ کا غلہ مشرقی پاکستان پہنچ جائیگا

ڈھاکہ ۱۹ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن نے بتایا ہے نومبر تک دو کروڑ روپیہ کا غلہ مشرقی پاکستان میں پہونچ جائے گا۔ آپ نے صوبہ کی غذائی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ غذائی حالت سدھارنے کے لئے ضروری ہے کہ صوبہ میں چوری چھپے غلہ کی برآمد کو سختی کے ساتھ بند کیا جائے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ اس سلسلے میں حکومت سے تعاون کریں۔ اور ناجائز برآمد کو روکنے کے لئے حکومت جو مہم شروع کر رہی ہے اس میں اس کی مدد کریں۔

مسٹر عطاء الرحمٰن نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ میری وزارت ۲۱ نکاتی پروگرام کو پورا کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

مکرم ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے
مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کے نام مبارکباد کا پیغام

ربوہ ۱۹ جولائی۔ مکرم ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مغربی پاکستان کی نئی ری پبلکن وزارت کے سربراہ سردار عبدالرشید خاں کے نام مندرجہ ذیل تہنیتی پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔

ربوہ ۱۸ جولائی۔ جماعت احمدیہ آپکو وزیر اعلیٰ کے عہدے پر سرفراز ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی وزارت کو بہترین طریق پر ملک و ملت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپکو اس قابل بنائے۔ کہ آپ مغربی پاکستان میں سب کے لئے امن و امان اور خوشحالی کا دور لانے میں کامیاب ہوں آمین

(ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دریائے سندھ سے خیرپور بند کو خطرہ

لاہور ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دریائے سندھ نے اب پھر خیرپور کی جانب سے اپنے بائیں کنارے کو تیزی کے ساتھ کاٹنا شروع کر دیا ہے۔ جس سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ دریا میں پانی کا اخراج ۵ لاکھ کیوسک تک پہونچنے پر سیلاب آ جائے گا۔ چند ہفتے قبل بھی دریا نے اپنے دائیں کنارے کو کاٹنا شروع کیا تھا۔ کٹاؤ کے نئے رجحان کو روکنے کے لئے حکام سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بایاں کنارہ اس تیزی سے کٹ رہا ہے۔ کہ خیرپور بند کے کنارے جو پانچ میل اور دریا کے کٹاؤ کے کنارے میں کوئی فرق باقی نہیں رہا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ر جولائی [illegible]

اردو میں نماز

سنا گیا ہے کہ عید الفطر کی طرح گذشتہ عید الاضحیہ پہ بھی گول باغ میں اردو میں نماز پڑھی گئی ہے پچھلی دفعہ یہ واقعہ باغ جناح میں ہوا تھا۔ پھر یہ بھی خبر ہے کہ مسعود احمد صاحب کھدّر پوش جنہوں نے اس بدعت کا آغاز کیا ہے اور اب لندن میں ہیں۔ لندن میں بھی اردو ہی میں نماز پڑھی ہے۔ پہلے بھی عام مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا تھا۔ اور اب بھی چاروں طرف سے احتجاج ہو رہا ہے۔

اردو میں نماز پڑھنے والوں کا کہنا ہے کہ نماز تو عربی ہی میں پڑھی جاتی ہے۔ صرف ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے وہ کہتے ہیں کہ عربی میں اکثر نمازی نماز میں پڑھی جانے والی عبارت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ اور چونکہ نماز اللہ تعالےٰ سے تعلق کا ذریعہ ہے اگر پڑھنے والا جو کچھ کہتا ہے اس کا مطلب ہی نہیں سمجھتا تو اللہ تعالےٰ سے تعلق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟

ہماری دانست میں یہ دونوں عذر کمزور ہیں اول تو نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ وہ اتنا مشکل نہیں ہے کہ ایک مسلمان ایک دو دن میں اس کا مطلب سمجھنے کے قابل نہ ہو جائے ویسے بجائے اس کے کہ نماز میں اس بدعت کو رائج کیا جائے ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ کے مسلمانوں کو اس کا مطلب نماز سے باہر ایک دو دن میں سمجھا دیں۔ افسوس ہے کہ اس میں اہل علم حضرات کی بھی غفلت پائی جاتی ہے اگر بجائے باہمی جنگ و جدل کے وہ اس طرف توجہ دیتے تو یہ بدعت سر ہی نہ اٹھاتی۔ نماز کے اندر عربی عبارتوں کا ترجمہ کرتے چلے جانا بھی کچھ نا زیبا معلوم ہوتا ہے بلکہ مضحکہ خیز ہے معلوم نہیں اسکو ان لوگوں نے کس طرح گوارا کر لیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس مطلب کے لئے ایسا کیا جاتا ہے وہی فوت ہو جاتا ہے۔ نماز میں یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے۔ عربی عبارت سن کر پھر اس کا ترجمہ سننا یکسوئی پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ کیونکہ تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔

عربی عبارت کو چھوڑ کر صرف ترجمہ نماز میں دہرانا بھی سخت خطرناک ہے اس طرح اردو ہی میں مختلف ترجمے نکل آئیں گے۔ اور نماز کے الفاظ ہی میں گڑبڑ پڑ جائے گی۔ پھر اس کا مطلب تو یہ ہے کہ پنجابی والے پنجابی میں سندھی والے سندھی میں اور بنگالی والے بنگالی میں نماز پڑھیں وقس علیٰ ھذا۔ یعنی اسلامی نماز کو مینار بابل بنا دیا جائے۔ عربی میں نماز پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ خواہ آپ کسی ملک میں چلے جائیں۔ وہاں کوئی زبان بولی جاتی ہو ایک مسلمان نماز میں دوسرے مسلمان کا رفیق و ہمنوا بن سکتا ہے۔ پھر یہ دقت بھی ہے کہ اگر مختلف بولیاں بولنے والے جماعت میں جمع ہوں۔ تو کس بولی میں ترجمہ پڑھایا جائے

الغرض یہ بدعت نہ صرف یہ کہ غیر ضروری ہے۔ مسلمانوں کے عام دینی اتحاد کو بھی سخت نقصان پہنچانے والی ہے۔ اسلئے اس کو جتنی جلد ہو ختم کر دینا چاہیئے۔ جہاں تک مطلب سمجھنے کا تعلق ہے تو جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اہل علم حضرات کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ میں عام مسلمانوں کو نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ دوسری بات جو کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ عربی میں نماز پڑھنے کے علاوہ دل میں انسان اپنی زبان میں بھی دعا کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جماعت کی صورت میں چاہیئے کہ امام آخری رکعت میں رکوع کے بعد قیام میں کچھ وقفہ اس امر کے لئے رکھے۔ رکوع و سجود میں بھی بلکہ ہر حالت میں دعائے ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن یہ اونچی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر امام چاہے تو ماثورہ دعائیں ایسے وقفہ میں اونچی بھی پڑھ سکتا ہے۔ بہرحال عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں نماز پڑھنا نقصان دہ اور ناجائز ہے۔

۲ دو باتیں

(۱) ہم نے ایک حالیہ اداریہ میں جماعت اسلامی کے عامر صاحب عثمانی کے ہفت روزہ ایشیا میں شائع شدہ ایک مضمون کا حوالہ دے کر لکھا تھا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت اسلامی بھی ناسخ منسوخ کی قائل نہیں لیکن مودودی صاحب نے اس کا کبھی اعلان نہیں کیا وہ حوالہ حسب ذیل تھا:۔

"جماعت اسلامی کہ وہ آج تک قرآن کی ہر آیت بلکہ ہر لفظ کو واجب القبول اور زندہ جاوید مانتی ہے اور گمان کرتی ہے کہ یہ اللہ کی کتاب قیامت تک ہر زمانے اور ہر ملک و قوم کے لئے اپنے تمام مندرجات کے ساتھ لازم القبول ہے۔"

ایک معمولی علمیت کا انسان بھی لفظوں کے پردہ میں جھانک کر یہ دیکھ سکتا ہے کہ اس کے معنی یہی ہیں کہ جماعت اسلامی قرآن کریم کی کوئی آیہ منسوخ نہیں سمجھتی بلکہ تمام قرآن کو قیامت تک کے لئے قابل عمل مانتی ہے۔ ہمارے نقطۂ نظر سے یہ ایک اچھی بات تھی کیونکہ خود جماعت احمدیہ بھی کسی ناسخ منسوخ کی قائل نہیں اور اس زمانہ میں سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا اعلان کیا تھا۔

نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ روزنامہ تسنیم کو اس پر بھی سخت غصہ آگیا ہے۔ اور بالکل آپے سے باہر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ر جولائی میں گالیوں سے مرصع ایک "تکلف بر طرف" سپرد قلم کر مارا ہے۔ جس میں اپنی "شستہ" "لطیف" کا اظہار بڑے زور سے فرمایا ہے تسنیم لکھتا ہے کہ ناسخ منسوخ کا مسئلہ تو ایک علمی مسئلہ ہے۔ مگر جماعت اسلامی کا مطلب اور ہے۔ ع
"ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا"

جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں تسنیم کا شاید مطلب یہ ہے کہ منسوخ ہونا اور out of date ہونا مختلف چیزیں ہیں۔ یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ کہا جائے کہ سیب تو نہیں وہ چیز جس کو انگریزی میں Apple کہتے ہیں

باقی رہی یہ بات کہ ناسخ منسوخ کا مسئلہ ایک علمی مسئلہ ہے اور جماعت اسلامی اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتی۔ تو یہاں تو ہم بھی قائل ہو جاتے ہیں واقعی اسلامی جماعت اور علمی مسائل دو متضاد باتیں ہیں اسلامی جماعت تو خاص کر جماعت احمدیہ کے تعلق میں صرف افتراء، تمسخر اور اشتعال انگیزی کی قائل ہے اور یہ نہیں تو گالیاں ہی سہی اور یہ بھی نہیں تو قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف باغیانہ سرگرمیاں ہی سہی۔

(۲) ایک دوسرے اداریہ میں ہم نے جماعت اسلامی کی روئداد مجلس شوریٰ اور دستور کے حوالے دے کر دکھایا تھا کہ جماعت اسلامی بھی تادیبی سزائیں دیتی ہے۔ تعجب ہے کہ اس پر بھی تسنیم نے "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" والا مظاہرہ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تادیبی سزاؤں کو تو تعزیری کہتا ہے اور اسلامی جماعت کی تعزیری سزاؤں کو تادیبی کارروائی۔ اور اس خیال پر کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ تو سلطنت در سلطنت قائم کرنے کی مرتکب ہے مگر جماعت اسلامی بالکل معصوم ہے حالانکہ جماعت اسلامی کے حوالے پڑھنے والا دیکھ سکتا ہے کہ یہ جماعت اسلامی ہے جو سلطنت در سلطنت قائم کرنے کی مرتکب ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ تو ایک شریر رکن کو جماعت سے خارج کر کے اپنے دیگر ارکان کو اس کے شر سے بچانے کے لئے کہتی ہے۔

(باقی ۵ پر)

اعمال عقائد کا ہی ثمرہ ہوتے ہیں

— از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل —

مولانا عبدالماجد صاحب مدیر صدق جدید لکھنؤ نے مکرم مولوی برکات احمد صاحب۔ راجیکی بی۔ اے کی کتاب "تبلیغ اسلام دنیا کے کن کن ملکوں تک" پر ان الفاظ میں ریویو فرمایا ہے:۔

"احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے۔ یہ رسالہ اس کا پورا مرقع ہے۔ جماعت کے مشن یورپ، امریکہ۔ مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، نائیجیریا اور ہندوستان اور پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں ان کے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ڈچ اسپینی۔ فارسی۔ برمی۔ ملایا تامل۔ ملیالم۔ مرہٹی۔ گجراتی ہندی اور اردو زبان میں ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آجائے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانۂ غیرت کا کام دے گا۔ کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان کی جیسی"۔

(۷ جون ۱۹۵۷ء)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں ہمارے دوسرے بھائیوں کے لئے جو تعداد سرمایہ اور علم کے لحاظ سے ہم سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں "تازیانۂ غیرت کا کام" دیں گی یا نہیں۔ لیکن یہ ضرور سچ ہے کہ مولانا عبدالماجد ایسے منصف مزاج۔ اہل قلم کا فقرہ۔

"کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے"!

ہمارے لئے "تازیانۂ غور و فکر" کا کام دے گی۔

ہم نے جس وقت سے مولانا کا دل سے نکلا ہوا یہ فقرہ پڑھا ہے۔ ہم غور و فکر کر رہے ہیں کہ جناب مولانا کا اشارہ کن عقائد کی طرف ہے۔؟ عقیدہ دل کی گہرائیوں میں پختہ خیال کا نام ہے۔ عقیدہ ایک مخفی درخت ہے۔ جس کا پھل وہ اعمال ہوتے ہیں۔ جو اس صاحب عقیدہ سے صادر ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا تبصرہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے پھل اور ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کے عقائد کے پھل ذکر کرنے کے بعد مولانا دریابادی نے بڑی حسرت اور ہمدردی سے فرمایا ہے۔ "کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے"!

میں گہری سوچ میں ہوں۔ کہ مولانا جیسا سنجیدہ صاحب قلم ہم سے کن عقائد میں تبدیلی یا ترمیم کا خواہاں ہے؟ ہمارے عقائد جن میں ہم عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں چار ہیں:۔

اوّل۔ ہم اللہ تعالےٰ کی صفت کلام کو جاری مانتے ہیں اس کی طرف سے سلسلہ الہام کو جاری یقین کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک آج بھی متبعین قرآن مجید کے لئے بارگاہ رب العزت سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ امور غیبیہ پر اطلاع مل سکتی ہے گویا ہم زندہ خدا کے محبت بھرے کلام کو ہستی باری تعالےٰ، قرآن مجید اسلام اور حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت یقین کرتے ہیں۔ آج بھی اسے جاری یقین کرتے ہیں۔ اور رہتی دنیا تک اسے جاری مانتے ہیں۔

(دوم) دوسرا اختلاف ہمارا عام مسلمانوں سے قرآن مجید میں منسوخ آیات کے بارے میں ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید دائمی اور عالمگیر شریعت کاملہ ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے مقابل پر عام علماء بیسیوں یا سینکڑوں آیات کو منسوخ ٹھہراتے ہیں جس سے بابیوں اور بہائیوں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اب سارا قرآن مجید ہی منسوخ ہے۔ مگر ہم قرآن پاک کے ایک شوشہ کو منسوخ نہیں مانتے۔

(سوم) ہمارے عقیدہ کے رو سے جسمانی وجود کے لحاظ سے جملہ انبیاء وفات پا چکے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں۔ فوت شدہ انبیاء میں سے جسمانی طور پر کوئی نبی دوبارہ نہیں آسکتا البتہ ان کے نام پر اور ان کی خو بو پر انسان آسکتے ہیں۔ مگر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ منصب بھی صرف امت محمدیہ سے مخصوص ہو گئی۔ اب باقی نبیوں کے ذریعہ اور ان کی پیروی کے نتیجہ میں روحانی نعمتوں کے پانے کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اب تمام انعامات الٰہیہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے مل سکتے ہیں۔ اور سب نعمتیں آپ کی پیروی کی شرط سے وابستہ ہیں۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ کو قرآنی اشارات اور حدیثی تصریحات میں جس مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ خود عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام نہیں ہیں۔ بلکہ اسی امت مرحومہ کا کوئی فرد ہے جو بتابع حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم مسیحیت کے مقام کو پانے والا ہے۔ عام مسلمان آنے والے مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہم ان سے اس حد تک متفق ہیں کہ آنے والے مسیح موعود کی نبوت غیر تشریعی ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی ہے۔ مستقل تشریعی اور براہ راست نبوت نہیں ہے۔ کیونکہ خاتمیت محمدیہ کے ذریعہ سے بجز ظلی اور امتی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔

(چہارم) عام مسلمانوں سے ہمارا چوتھا اختلافی عقیدہ یہ ہے۔ کہ ہمارے نزدیک چودھویں صدی کے مجدد امت کے مہدی و مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہو چکے ہیں۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ اور دوسرے لوگ ہنوز مسیح موعود کے انتظار میں ہیں اور نہ معلوم کب تک انتظار کرتے چلے جائیں گے۔ چونکہ مسیح موعود کی بعثت اشاعت اسلام کے لئے ہے قرآنی غلبہ کے اظہار کے لئے ہے حضرت سید المرسلین کی فضیلت کے نمایاں کرنے کے لئے ہے۔ تاکہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو جائے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصلاح اعمال کے متعلق زرّیں ہدایات

(۱) "مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی گناہوں سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی گئی۔ کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا"۔

(۲) "ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسولؐ کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے۔ وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"۔

(۳) "تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا"۔ (کشتی نوحؑ)

اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والی جماعت یعنی جماعت احمدیہ اشاعتِ اسلام کو اپنا نصب العین سمجھتی ہے اور ہر طرح سے اس کے لئے کوشاں رہتی ہے جس کا ایک نمونہ اس رسالہ میں پیش کیا گیا ہے جس پر سطور بالا میں مولانا عبدالماجد صاحب نے تبصرہ فرمایا ہے۔

بھائیو! ہمارے یہ عقائد ہیں جن میں ہم موجودہ عامۃ المسلمین سے اختلاف کرتے ہیں۔ اس اختلاف کے لئے ہمارے پاس قرآن مجید کی نصوصِ صریحہ موجود ہیں احادیث نبویہؐ کی تائید ہمیں حاصل ہے عقلِ انسانی ہمارے حق میں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہی عقائد ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں احمدی جماعت کے اندر اقامتِ دین اور اشاعت اسلام کے لئے غیر معمولی عزم پیدا کر دیا ہے اور انہیں ہر قربانی پر آمادہ کر رکھا ہے۔ ان کے غریب پیٹ کاٹ کر چندہ دیتے ہیں، ان کے نوجوان دنیوی امنگوں پر لات مار کر دور دراز علاقوں میں تنِ تنہا دین کی تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر ان عقائد کی برکت ہے کہ وہ دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں غالب آتے ہیں۔ ورنہ آپ خود ہی سوچ لیں کہ اس وقت کی الحاد اور دہریت کی دنیا کے سامنے غیر متکلم خدا کو پیش کرنے سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے آئین کے متوالوں اور بال کی کھال اتارنے والے قانون دانوں کے سامنے قرآن مجید کی منسوخ آیات کے عقیدہ سے کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ اور آسمانوں پر زندہ ماننے والے پادریوں کے سامنے حیات مسیحؑ ناصری کا عقیدہ پیش کرنے سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ مسیحؑ کی آمد ثانی اور مسلمانوں کے لئے نجات دہندہ ہونے کے عقیدہ کی صورت میں دنیا کو کس طرح یقین دلایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے افضل نبی ہیں۔ آپؐ کے فیوض و برکات آج بھی جاری ہیں اور درحقیقت آپؐ ہی کامل روحانی زندہ نبی ہیں

میں کوئی مجادلہ یا مباحثہ نہیں کر رہا بلکہ اسی درد بھری پکار کہ "کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے" کا مخلصانہ اور دردمند جواب پیش کر رہا ہوں آپ کو واقعی افسوس ہے اور ہم اس افسوس میں آپ کے شریک ہیں کہ کروڑوں مسلمان مالدار مسلمان، اہل علم مسلمان جذبۂ اشاعتِ اسلام سے یکسر محروم ہیں اور بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ مگر آپ غور نہیں فرماتے کہ وہ کیا تبلیغ کریں۔ کن عقائد کو اور کیونکر پیش کریں۔

آج دنیا دلیل و برہان کی دنیا ہے آج ہر دعوت پر ثبوت کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور ہر عقیدہ کو عقل کے ترازو سے تولا جاتا ہے۔ مگر آپ ہی خدا لگتی کہیں کہ کیا حضرت عیسےٰؑ کو بشر ماننے کے ساتھ انہیں دو ہزار سال سے آسمانوں پر خاکی جسم کے ساتھ، بغیر کھانے پینے کے جوان کا جوان زندہ ماننا اپنے اندر کچھ بھی معقولیت رکھتا ہے؟ کیا معقولیت پسند دنیا اسے قبول کر سکتی ہے؟

پھر میں عرض کرتا ہوں کہ قرآن مجید کو سب الہامی کتابوں سے افضل قرار دیتے ہوئے اس میں بیسیوں منسوخ آیات ماننا دلیل و برہان کے کس ترازو میں ٹھیک بیٹھ سکتا ہے۔ کیا ایسی "مشتبہ کتاب" کو دورِ حاضرہ کی دنیا میں سب سے برتر صحیفہ اور دائمی شریعت کے طور پر منوایا جا سکتا ہے؟ مجھے عرض کرنے دیجئے کہ الہام و وحی کے دروازہ کو کلیۃً بند قرار دے کر عام مسلمان روحانیت کے لئے پیاسی دنیا کے لئے کونسا پر امید پیغام لے کر جائیں گے اور اسے کس طرح یقین دلائیں گے کہ اسلام کا زندہ خدا آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان سے پیار و محبت کا کلام کرتا ہے۔

میں مجروح دل سے التماس کرتا ہوں کہ آپ خود سوچیں کہ جب مسلمان خود امت کے لئے نعمائے الٰہیہ کے دروازے بند کر رہے ہیں۔ اور آئندہ ہر خیر و برکت کو مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد سے وابستہ سمجھتے ہیں تو اس میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے اور سب نبیوں سے افضل و برتر ہونے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوگا۔ اور دنیا کے عقلمند کیونکر ان عقائد کے ساتھ ہمارے آقا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت و برتری کو قبول کر کے ان کی اطاعت کا جُوا بصد شوق برداشت کریں گے۔

یہ باتیں کسی کی دلشکنی یا کسی کے عقائد پر طنز کے لئے نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ یہ دردمند دل کی پکار ہے تاکہ ہمارے خیر خواہ اور اسلام کے دردمند مسلمان علیحدگی میں غور فرمائیں اور ہمارے عقائد اور اپنے عمومی خیالات کا موازنہ کریں۔ یقین ہے کہ اگر یہ ہمدرد احباب مخلصانہ غور و فکر سے کام لیں گے اور اسباب کو مدنظر

رکھیں گے کہ اعمال عقائد کا ہی ثمرہ ہوتے ہیں۔ تو انہیں اپنا سابقہ فقرہ "کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان کی جیسی" کی بجائے یہ کہنا پڑے گا کہ:۔

"کاش ان لوگوں جیسے عقائد ہمارے عقائد ہوتے۔ نیز ان لوگوں جیسی سرگرمئ عمل ہماری ہوتی"

میں کہتا ہوں کہ اس وقت کہنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی بلکہ آپ اور ہم دوش بدوش اشاعت اسلام کے کام میں دنیا بھر میں گھومتے نظر آتے کاش وہ دن جلد آ جائے۔ آمین

خاکسار:۔

(ابوالعطاء جالندھری)

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

کہ اس سے میل جول نہ رکھیں۔ تاکہ بد امنی نہ ہو۔ لیکن جماعت اسلامی کا یہ حکم ملاحظہ ہو کہ:۔

"ادائے شہادت کے بعد جو تغیرات ہر رکن کو جماعت کو بتدریج اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں

(۷) فاسقین اور فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے ربط و تعلق توڑنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا

(۸) ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں اور جن کا مقصد حاکمیت رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو۔

(دستور جماعت اسلامی) ص۱۲

بلا کسی جرم کے تمام مسلمانوں کا مقاطعہ کیا یہ نہیں ہے؟ ہر مسلمان کا ضرور کسی نہ کسی ادارہ سے تعلق ہوگا۔ گویا اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ سوا جماعت اسلامی کے ارکان کے جماعت اسلامی کا رکن کسی مسلمان سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ یعنی تمام مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کرے۔

پھر جماعت اسلامی نہ صرف زکوٰۃ لیتی ہے۔ جو آجکل اکثر غرباء کو دی جاتی ہے۔ بلکہ عین حکومت کی طرح عشر بھی وصول کرتی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"جماعت کے ارکان سے زکوٰۃ اور عشر کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے اور ان میں سے ہر ایک سے اس وصولی کا حساب بیت المال میں الگ رکھا جائے۔ متفقین اور دوسرے لوگوں میں سے جو حضرات اس پر راضی ہوں ان کی زکوٰۃ اور عشر بھی باقاعدگی سے وصول کئے جائیں۔

(روئداد مجلس شوریٰ جماعت اسلامی)

پھر ایک بیوی کو خاوند کی نافرمانی پر کیسے اکسایا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اگر ان کے شوہر یا اولیاء جاہلیت میں مبتلا ہوں حرام کماتے ہوں یا معاصی کا ارتکاب کرتے ہوں تو صبر کے ساتھ ان کی اصلاح کے لئے ساعی رہیں ان کی حرام کمائی اور ان کی ضلالتوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں اور ان کے ایسے احکام ماننے سے انکار کر دیں جو معصیت خدا اور رسولؐ کے مترادف ہوں بلالحاظ اس کے کہ ان کی حکم عدولی کے نتائج کیسے ہی برے ہوں"۔

(دستور جماعت اسلامی ص۱۸)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی میں داخل ہوتے ہی نہ صرف عام مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے بلکہ بیوی خاوند کا اور خاوند بیوی کا سوشل بائیکاٹ کرے اور بچے والدین کا اور والدین بچوں کا اور بہن بھائی بہن بھائیوں کا بائیکاٹ کریں۔ یعنی اسلامی جماعت کا پکا رکن وہی ہو سکتا ہے۔ جو جہان سے تعلقات منقطع کر دے۔ یعنی ملک تک اجاڑ ہی اجاڑ مانگے۔

ہم نے یہ حوالے الفضل مورخہ ۱۷؍ ۱۸ میں دئے ہیں۔ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ پر ریاست در ریاست اور سوشل بائیکاٹ کا الزام لگانا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والی بات ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ تسنیم اس کے جواب میں بھی چند مزید گالیاں دے گا۔ لیکن ہم تو اس کے لئے دعا ہی کریں گے۔ خواہ وہ دعا کا بھی مضحکہ اڑائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قرآن مجید کا بیان کردہ ایک معیار صداقت

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری - گنج مغلپورہ)

اخبار نوائے پاکستان مورخہ ۶ جولائی نے عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"سب سے پہلے نبی کے عادات درست ہونے چاہئیں کہ وہ اپنی زندگی میں درست بازی سے کام لے یعقلمند اور ہوش مند دنیا اس میں کوئی عیب نہ پائے ...... قرآن نے بھی بہانگ دہل پیغمبر کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا کہ لوگو میں تم میں عرصہ چالیس سال گذار چکا ہوں کیا تم نے کوئی عیب دیکھا؟" (نوائے پاکستان ۶ جولائی ۵۷ء صفحہ ۴ کالم ۴)

اس امر کی تائید کرتے ہوئے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک دفعہ لکھا تھا:-

"مظفر پور (بہار) میں آریوں سے الہام وید پر مباحثہ تھا۔ خاکسار نے آریہ مناظر سے عرض کیا کہ یہ امر کہ فلاں شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا صرف اس ملہم کے بیان و دعویٰ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ اس کا یہ کہنا ایک دعویٰ ہے ..... پس صدق اور کذب کی تمیز کے لئے اس دعویٰ کے علاوہ کسی شہادت اور معیار کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ بہترین شہادت اس مدعی کے شخصی کوائف و خصائل ہو سکتے ہیں۔ پس اگر وید کسی ایک مقدس انسان یا جماعت پر نازل ہوئے تو ان مقدسین کی شخصیت معلوم ہونی چاہیئے تا کہ جن کوائف کی رو سے اس وقت کے مکلفین پر الٰہی حجت پوری ہوئی ہم بھی ان پر نظر کر سکیں۔ اس کا جواب آریہ مناظر کے پاس اخیر وقت تک سوائے اس کے کوئی نہ تھا کہ ان کو صاف الفاظ میں اقرار کرنا پڑا کہ ان کی شخصیت اور کوائف زندگی کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کر سکتے"۔ (اہلحدیث ۶ جون ۴۱ء)

یہ معیار چونکہ احراری اخبار "نوائے پاکستان" نے اب تسلیم کیا ہے۔ اس لئے ہم ان پر اور دوسرے مخالفین پر اتمام حجت کی غرض سے اس معیار کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ مامور و مرسل ہیں۔ چونکہ انبیاء کا معیار صداقت ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے جس معیار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کی گئی ہے اسی معیار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی جا سکتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کو پڑھا ہے جانتے ہیں کہ آپ نے بڑے زور سے مخالفین کو یہ چیلنج کیا ہے کہ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ آپ کی ابتدائی چالیس سالہ زندگی میں کوئی عیب ثابت کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں،

(۱) "قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا۔ چنانچہ اس وقت تک جو ہماری عمر قریباً ۶۵ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا"۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۲)

(۲) "خدا تعالیٰ نے ظالم مخالفین کو ملزم کرنے کے لئے مجھے یہ حجت عطا کی ہے کہ اپنے الہام کے ذریعے سے مجھے یہ سمجھایا کہ ان سے پوچھو۔ میری چالیس برس کی زندگی جو اس سے پہلے تم میں ہی میں نے بسر کی کوئی نقص یا عیب کبھی تم نے پایا اور کون سا افترا اور جھوٹ میرا ثابت ہوا"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۴۹)

(۳) "تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ یا افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

(۴) "براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۲ میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گذر گئے ہیں (۱۸۸۳ء - ۷۳ سال۔ مجاہد) اور وہ یہ ہے ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون یعنی ان مخالفین کو کہہ دے کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو کہ میرا کام افتراء اور دروغ نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا۔ اس جگہ یاد رہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی جس نے ملک میں فتویٰ تکفیر برپا کیا ہے یہ شخص ابتدائی عمر میں میرا ہم مکتب بھی رہا ہے۔ غرض شیخ محمد حسین کو خوب معلوم ہے کہ میں اس چھوٹی عمر میں ہی کس طرز کا آدمی تھا"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر آج تک اشد ترین معاندین میں سے بھی کوئی آپکی قبل از بعثت زندگی پر کوئی نکتہ چینی نہیں کر سکا۔ بلکہ اگر کسی نے آپ کی زندگی کے متعلق کچھ بیان کیا تو ہمیشہ تعریفی رنگ میں خود مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخاطب کیا ہے انہوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"مؤلف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھا کرتے تھے) ہمارے ہم مکتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں اور ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے مستحق ہے"۔

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کے رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں"۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی یہ چشم دید شہادت اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی مخالف و موافق کے تجربہ و مشاہدہ کے مطابق بے عیب تھی اور پھر آپ کا چیلنج دینا کہ میری زندگی میں کوئی عیب ثابت کرو۔ اور دنیا میں سے کسی انسان کا اس چیلنج کے مقابلہ میں کھڑا نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے ہمیشہ راست بازی سے زندگی بسر کی۔ پس اگر وہ معیار جس کا "نوائے پاکستان" نے ذکر کیا ہے درست ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ درست نہ ہو کیونکہ اسے قرآن کریم نے بیان کیا اور مخالفین کے سامنے بطور تحدی پیش کیا ہے تو اس معیار کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صادق اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی نانی صاحبہ (اہلیہ قاضی نور محمد صاحب مرحوم ہیڈ کلرک لنگر خانہ قادیان) بعارضہ اسہال و پیچش بیمار چلی آرہی ہیں حالت زیادہ خراب ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد اسلم قریشی واقف زندگی۔ ربوہ

سُستی کرنیوالے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ توجہ فرمائیں!

فرمایا:- "میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر تحریک جدید کے چندے کے فارم لے کر کوئی شخص چل دے اور لوگوں سے وعدے لینے شروع کر دے تو اس کے متعلق کوئی شخص کہہ سکے کہ یہ مجرم ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کو یہ کام کرنا چاہئیے تھا"

"اگر سیکرٹری یا پریذیڈنٹ چاہتا ہے کہ ثواب لے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے پہلے کام کرے"

اگر وہ کام نہیں کرتا اور جماعت کا کوئی اور فرد لوگوں سے چندہ لینا یا چندے کے وعدے لکھوانا شروع کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہی سیکرٹری اور پریذیڈنٹ ہے"

دیکھا گیا ہے کہ کئی جماعتیں ہیں کہ ان کے وعدوں میں سے تاحال کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔ ان کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ نے خود بھی چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا اس لئے وہ احباب میں تحریک بھی زور دار نہیں کر سکتے اگر کرتے بھی ہیں تو پھسپھسی ہوتی ہے جس کا اثر نہیں ہوتا۔ پس جہاں سیکرٹری یا پریذیڈنٹ سُستی کر رہے ہیں وہاں کے دوسرے احباب توجہ فرما کر اپنے سیکرٹری و پریذیڈنٹ کا ثواب لیں اور وہ کوشش فرمائیں کہ ان کے وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی یا کم سے کم ستّر اسّی فی صدی تو ادا ہو جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

میرے لڑکے عزیزم منور احمد نے امسال گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ ایس سی میڈیکل میں ۵۰۷ نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ جبکہ اول آنے والے کے ۵۰۹ نمبر ہیں۔ اب وہ انشاءاللہ ایم بی بی ایس میں داخلہ لیں گے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ظفر علی چندھڑ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

معلم کی ضرورت

جماعت احمدیہ وزیرآباد میں ایک معلم کی ضرورت ہے جو قرآن مجید باترجمہ اور عربی پڑھا سکے اور تربیت کا کام کر سکے ہیمر دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ مناسب تنخواہ اور کھانے کا انتظام ہوگا۔ جو دوست کام کرنا چاہتے ہوں وہ مندرجہ ذیل کوائف کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی درخواست نظارت تعلیم ربوہ میں بھجوا دیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ پتہ۔ تعلیم۔ تبلیغی تجربہ۔ پتہ

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ رضیہ بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب مورخہ ۲۹/۶/۵۷ کو چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بچے چھوڑے ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ جنازہ میں صرف چار پانچ آدمی شریک ہو سکے اس لئے احباب جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں اور ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ مولا کریم صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عبدالمجید ناصر ولد محمد مولاداد صاحب سکنہ شاہزادہ سیالکوٹ

دعائے نعم البدل

میرا بھتیجا چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(چوہدری) انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ — کا — ہفتہ تحریک جدید

شعبہ تحریک جدید کے سال رواں کے پروگرام کے مطابق یکم اگست سے ۷ اگست تک وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ جملہ مجالس کے قائدین سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے ہاں جلسے کر کے تحریک جدید کی اہمیت بیان کریں اور بیرون پاکستان میں اس تحریک کے ذریعہ کی جانے والی اسلامی خدمات کا تذکرہ کر کے اپنے اموال کو اپنے آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ الودود کے حضور پیش کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کو تیار کریں اور پھر خود بنا کر سو فی صدی وصولی کی کوشش کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید اور شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

مرسلہ چندہ کی تفصیل بھیجی جائے

بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ جات کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل ساتھ نہیں بھیجی جاتی کہ فلاں صاحب کی طرف سے اتنی رقم فلاں فلاں مد میں شمار کی جائے سیکرٹریان مال مہربانی کر کے اس بات کو مدنظر رکھا کریں کہ مرسلہ چندہ کی نام بنام تفصیل ساتھ ارسال کیا کریں۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ

ہمشیرہ کی وفات اور درخواست دعا

برادرم عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے اطلاع دی ہے کہ میری چھوٹی ہمشیرہ حمیدہ بیگم وفات پا گئی ہیں۔ اس افسوسناک خبر کی وجہ سے سخت صدمہ ہوا۔ اسی صدمہ سے میری اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفا بخشے۔

الفضل ملنے پر معلوم ہوا کہ ہمشیرہ مرحومہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فوت ہوئیں۔ خدام و طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین نے مرحومہ کے جنازہ کو ربوہ سے احمد نگر پہنچایا۔ وفات کی اطلاع ملنے سے دس روز قبل خاکسار نے خواب دیکھا تھا۔ کہ میں اپنے ورکشاپ میں ہوں۔ کسی نے اطلاع دی کہ باہر گیٹ پر آپ کی ہمشیرہ کا جنازہ رکھا ہے۔ جب میں نے گیٹ کے باہر دیکھا تو ایک جنازہ نظر آیا جس کے اردگرد جامعہ احمدیہ کے طلباء ہیں۔ میرے استاد جناب مولوی ظفر محمد صاحب کا مجھے اچھی طرح یاد ہے وہاں ہیں۔ گویا جو منظر خواب میں میں نے دیکھا تھا وہی وقوع پذیر ہوا

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ نیز اللہ تعالےٰ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اور والدہ صاحبہ اور اہلیہ کو لمبی کامل صحت عنایت فرمائے۔ خاکسار آبادان میں بمعہ اہل و عیال اکیلا احمدی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

عبدالغنی ابن مستری خیرالدین مرحوم

ایر انیشن ریفائننگ آئل کمپنی آبادان۔ ایران

درخواستہائے دعا

(۱) میں نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عطاء اللہ خاں محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

(۲) خاکسار کے بھائی عبدالسبحان صاحب گلے کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں بشیرالدین احمد سامی

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ کراچی

(۳) میری اہلیہ بوجہ ضعف جگر بیمار ہے اور پاؤں پہ اور جسم پہ ورم ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال حلقہ گوجرانوالہ

پاکستانی اور افغان عوام کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی اہمیت

پشاور ۱۸ رجولائی۔ افغانستان میں پاکستان کے وزیر مختار مسٹر اسلم خٹک نے پاکستان اور افغانستان کے باشندوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے مسائل کا جائزہ لے کر باہمی افہام و تفہیم کو فروغ دے سکیں۔

مسٹر خٹک نے کہا کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے نقطہ نظر سمجھنے اور اس کا احترام کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس مقصد میں کامیابی کی واحد صورت یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کے درمیان رابطہ قائم کیا جائے انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ دونوں ملکوں کے لیڈروں نے اس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

پاکستانی وزیر مختار نے افغانستان میں پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے دورے اور پاکستان میں افغانستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کی آمد کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات میں خوشگوار تبدیلی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملک ایک دوسرے سے اسقدر قریب ہیں کہ ایک ملک دوسرے کے واقعات سے آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔

مسٹر خٹک نے کہا کہ ہمارے کئی طاقتور دشمن ہیں جو ہمارے درمیان غلط فہمیاں پیدا کر کے ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ کوشش ملت اسلامیہ اور دونوں ملکوں کے لیڈروں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے دشمنوں کے بچھائے ہوئے اس جال میں نہ پھنسنے پائیں۔

ڈو میڈیکل کالج میں نشستوں کی تخصیص

لاہور ۱۸ رجولائی۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ڈائریکٹر محکمہ صحت مغربی پاکستان نے ڈو میڈیکل کالج کراچی میں داخلے کے لئے سرحدی علاقہ کے امیدواروں کے لئے چار سابق سندھ کے لئے پانچ بلوچستان کے لئے دو خیرپور کے لئے دو اور سابق ریاست بہاولپور کے امیدواروں کے لئے تین نشستیں مخصوص کی ہیں۔ اس کالج میں داخلے کے لئے انٹرمیڈیٹ سائنس۔ (میڈیکل) کا تعلیمی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ امیدواروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۳۰ رجولائی تک اپنی درخواستیں ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز مغربی پاکستان کو روانہ کریں۔

ہندوستان سے آنیوالا جائدادوں کا ریکارڈ

لاہور ۱۸ رجولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن جائدادوں کا ریکارڈ ابھی تک ہندوستان سے نہیں آیا۔ کمشنر بحالیات نے ان کی تنسیخ کی تاریخ میں مزید تین ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن جائدادوں کے سرٹیفکیٹ موصول ہو چکے ہیں ان کا اندراج متعلقہ رجسٹروں میں ہونا شروع ہو گیا ہے۔

برطانوی ہائی کورٹ نے پاکستان کے خودمختارانہ حقوق کی خلاف ورزی کی ہے

لنڈن ۱۸ رجولائی۔ برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کہا ہے کہ برطانوی ہائی کورٹ نے دس لاکھ پونڈ کے ایک تنازعہ میں نظام حیدرآباد کو پاکستان کے خلاف قانونی کارروائی کا حق دے کر پاکستان کے خود مختارانہ حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔

متنازعہ رقم لنڈن کے ایک بنک میں جمع ہے۔ مسٹر رحمت اللہ نے برطانوی دارالامراء سے درخواست کی ہے کہ وہ کورٹ آف اپیل کے اس سابقہ فیصلے کو منسوخ کر دے جسکے تحت نظام کو اس قسم کی کارروائیوں کی اجازت دی گئی ہے۔

مسٹر رحمت اللہ کے وکیل نے بتایا کہ انہوں نے یہ رقم ستمبر ۱۹۴۸ء میں حکومت پاکستان کے ایجنٹ کی حیثیت سے لندن کے ویسٹ منسٹر بنک میں جمع کرائی تھی۔ اس کے فوراً بعد بھارتی فوجوں نے حیدرآباد پر قبضہ کر لیا۔ رقم حیدرآباد کے سابق وزیر خزانہ مسٹر معین نواز جنگ نے پاکستان کے اس وقت کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کی ہدایت پر مسٹر رحمت اللہ کے نام منتقل کی تھی، اور انہوں نے حکومت پاکستان کے ایجنٹ کی حیثیت سے رقم کا انتقال منظور کر لیا تھا رقم کی صحیح تعداد دس لاکھ سات ہزار نو سو چالیس پونڈ ہے یہ رقم بنک میں اب بھی مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے نام پر جمع ہے۔ لیکن مسٹر رحمت اللہ اب برطانیہ میں ہائی کمشنر نہیں رہے ہیں۔

اس ضمن میں مسٹر رحمت اللہ کا موقف یہ ہے۔ کہ متنازعہ فیہ رقم حکومت پاکستان کی ملکیت ہے اس لئے اگر انہیں یا ویسٹ منسٹر بنک کو اس رقم کی ادائیگی کا حکم دیا گیا۔ تو اس سے ایک خود مختار مملکت کی جائداد میں مداخلت ہوگی وکیل نے مزید کہا "کورٹ آف اپیل نے اس سلسلے میں نظام کو کارروائی کا حق اس بنیاد پر دیا ہے کہ مسٹر رحمت اللہ پاکستان کے ہائی کمشنر کی حیثیت سے اپنی حکومت کے پرنسپل افسر نہیں تھے۔ لیکن وکیل نے کہا "یہ دلیل وزنی نہیں ہے"۔

وکیل نے مزید کہا "اس سلسلے میں اصل سوال یہ ہے کہ آیا بنک میں جمع شدہ رقم سے حکومت پاکستان کا تعلق اسی نوعیت کا ہے کہ مسٹر رحمت اللہ کے خلاف رقم کی واپسی کے لئے کارروائی سے ایک خود مختار مملکت کے حقوق پر ضرب پڑتی ہو؟"

وکیل نے دعویٰ کیا کہ مسٹر رحمت اللہ کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ وہ ایک ایسی خود مختار غیر ملکی حکومت کے ایجنٹ تھے، جس نے برطانوی عدالت کے دائرہ اختیار پر اعتراض کیا تھا۔

جلو کے نزدیک راوی سائفن کے حفاظتی بند میں شگاف پڑ گیا

لاہور ۱۸ رجولائی جلو کے نزدیک راوی سائفن کے جس حفاظتی بند کی مرمت ہو رہی تھی اس میں شگاف پڑنے سے مرمت کا کام تقریباً ایک ماہ کے لئے رک گیا ہے مالی نقصان کا صحیح اندازہ ابھی تک نہیں لگایا گیا تاہم خیال ہے کہ سائفن کا زیر مرمت حصہ زیر آب آنے کے باعث لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

محکمہ انہار کے اعلیٰ حکام نے حفاظتی بند کے اس شگاف کی وجوہ معلوم کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ متعلقہ انجینئر سازش کے شبہ کی تردید کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حفاظتی بند کی بیرونی سطح کمزور تھی۔ اس لئے وہ راوی کے زائد پانی کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ سائفن کے حفاظتی بند میں اسی قسم کا ایک شگاف ۱۹۵۰ء میں ہوا تھا۔ جبکہ اس سائفن کی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ متعلقہ انجینئروں نے اس موقعہ پر شگاف کی اصل وجوہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسلئے اب دوسری مرتبہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

یاد رہے کہ راوی سائفن کو ۱۹۵۵ء کے فقید المثال سیلاب میں شدید نقصان پہنچا تھا۔ اسلئے صوبائی حکومت نے اس سائفن کی وسیع پیمانہ پر مرمت کے لئے ۳ دو کروڑ روپے کی رقم منظور کی تھی۔ پروگرام کے مطابق یہ مرمت سال رواں کے آخر تک مکمل ہونی چاہیئے۔

پیرزادہ عبدالستار، مسعود صادق اور خان خداداد خاں نے بھی حلف اٹھا لیا

آج محکموں کا اعلان کر دیا جائیگا

لاہور ۱۹ جولائی کل صبح گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کے روبرو سردار عبدالرشید کی کابینہ کے تین مزید ارکان نے عہدہ کا حلف اٹھایا ہے اور اس طرح اس نئی کابینہ کے ارکان کی کل تعداد گیارہ ہوگئی ہے۔

نئے وزراء میں سے راولپنڈی کے مسعود صادق ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت میں شامل نہیں تھے۔ البتہ آپ ملک فیروز خاں نون کی وزارت میں وزیر صنعت تھے۔ دوسرے دو وزراء پیرزادہ عبدالستار اور خان خداداد خاں ہیں۔ یہ دونوں اصحاب ڈاکٹر خانصاحب کی وزارت میں علی الترتیب وزیر قانون اور وزیر صحت تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ مری سے آج لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور آج ہی حلف اٹھانے کی رسم ادا ہو جائے گی۔ باقی چار وزراء کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا خیال ہے کہ ان کا انتخاب کچھ عرصہ بعد ہی ہوگا۔

آج وزراء کے محکموں کا اعلان نہیں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ خان ممدوٹ کی وزارت میں شمولیت کے بعد باقاعدہ اعلان کر دیا جائیگا ذمہ دار حلقوں نے اس مسئلہ پر اختلاف کی افواہوں کی تردید کی ہے۔

بلڈ بنک کے معاملات کی تحقیقات

لاہور ۱۹ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان نے ہیلتھ ڈائرکٹریٹ کے ایک افسر کو بلڈ بنک کے ان معاملات کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے۔ جن کے بارے میں ایک اپیل کی سماعت کے دوران مسٹر جسٹس عبدالعزیز نے بنک کے بعض ملازمین کے طرز عمل پر سخت اعتراض کیا ہے۔

برطانوی فضائی کمپنیوں پر پابندی ختم کر دی گئی

قاہرہ ۱۹ جولائی مصری وزارت خزانہ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے تحت برطانوی فضائی کمپنیوں کے ساتھ لین دین پر سے پابندی ہٹالی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانوی فضائی کمپنیوں کے طیارے مصر پر پرواز کر سکیں گے اور اس کے علاقے میں اتر سکیں گے۔

مغربی پاکستان کے لئے صرف ایک روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ قائم کیا جائیگا

لاہور ۱۹ جولائی۔ صدر پاکستان نے حکومت مغربی پاکستان کو ایک قانون کے ذریعہ اختیار دیا ہے کہ وہ مغربی پاکستان میں سابق پنجاب سرحد۔ خیرپور اور سندھ کے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈوں کو توڑ کر صرف ایک روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ قائم کرے۔ اس قانون کے مطابق مغربی پاکستان میں نئے ٹرانسپورٹ بورڈ کے قیام کے بعد مذکورہ بالا تمام بورڈوں کے قرضہ جات اور ذمہ داریاں نئے بورڈ کو منتقل ہو جائیں گی۔ صدر نے اس قانون کے ذریعہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ایکٹ ۱۹۴۸ء قانون صوبائی ٹرانسپورٹ بورڈ (توسیع) سرحدی صوبہ ۱۹۵۱ء اور ہنگامی قانون موٹر گاڑی (ترمیم مغربی پاکستان ۱۹۵۶ء) کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔